اللہ رب العزت نے جناب قاری عبدالحلیم کے نصیب میں یہ سعادت لکھی تھی۔ موصوف ہمہ تن ادھر متوجہ ہوئے۔ ہر متشابہ لفظ اور متشابہ جملہ پر خط کھینچا۔ اور پھر وہیں حاشیہ پر یہ لکھ دیا کہ یہ لفظ یا جملہ کہاں کہاں اور کتنی دفعہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ موصوف نے بڑی محنت، ہمت لگن اور جانفشانی سے یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ ہماری معلومات میں قاری صاحب پہلے شخص ہیں جنھوں نے متشابہات القرآن پر اس نئے انداز سے تحقیق کی۔ جو ہر لحاظ سے قابل تحسین اور موجب تشکر و امتنان ہے۔ (ع ق)

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور پاکستان۔ مصنف: زاہد منیر عامر۔ صفحات ۲۰۷۔ قیمت اعلیٰ ۱۵ روپے۔ عام دس روپے

ناشر: مکتبہ "لولاک" فیصل آباد۔

تقسیم ہند سے قبل کچھ جماعتیں اپنی مخلصانہ رائے اور صوابدید کی بناء پر قیام پاکستان کے حق میں نہ تھیں۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد مجاہد اعظم شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اس تقسیم پر راضی نہ تھے۔ (اگرچہ قیام پاکستان کے بعد انہوں نے اس کو دل و جان سے تسلیم کیا) سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مجلس احرار کے دیگر زعما بھی ان کے ہمنوا تھے۔ بانی پاکستان مسٹر جناح کے ساتھ حضرت شاہ جی کی ہزار مخالفت کے باوجود جب ایک ملی غیرت اور مسلمانوں کی عزت کا مسئلہ پیش آیا اور ماسٹر تارا سنگھ نے تلوار اٹھا کر مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہانے کی دھمکی دی تو شاہ جی رحمہ اللہ نے ماسٹر تارا سنگھ کو یوں مخاطب کیا۔

"ماسٹر جی ہوش کے ناخن لو۔ کیا کہتے ہو جس قوم کے فرزند خون کے سمندروں میں تیرتے رہے ہیں تم انہیں اپنی ننھی منی ندیوں سے ڈراتے ہو۔ پھر فرمایا مسٹر جناح کے مقابلے میں تارا سنگھ کی تلوار اٹھے گی تو اس کے مقابلے میں سب سے پہلے بخاری آئے گا۔ اسی طرح جب آپ کے رفیق جماعت مولانا مظہر علی اظہر نے قائداعظم کی شادی کے متعلق ایک شعر کہا تو شاہ جی نے اس پر اظہار ناپسندیدگی فرماتے ہوئے مولانا سے کہا "تم نے ایک عفیفہ عورت پر الزام لگا کر اچھا نہیں کیا۔ مظہر علی تم ہار گئے ہو"

ایک موقع پر مسٹر جناح کے متعلق یہاں تک فرمایا۔ " ارے مرد تو تھا۔ جو بات پر ڈٹ گیا۔ مرد کی طرح ڈٹ گیا خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ لاشوں کے انبار لگ گئے۔ مگر کوئی چیز مسٹر جناح کے عزم کو نہ ہلا سکی۔ کتاب کے یہ چھوٹے چھوٹے اقتباسات آپ کی وسعت ظرف اور للہی اخلاص کے ناقابل تردید شواہد ہیں۔

اس کے بعد جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو آپ اس کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو کر اس پر سو جان سے نثار و قربان اور اس کی ترقی و عظمت کے لئے کوشاں رہے۔ اور احرار کی ساری طاقت مسلم لیگ کے حوالہ کر دی لیکن اس کے باوجود بعض ناعاقبت اندیش لوگ آپ کی شخصیت کو داغدار کرنے کے لئے قیام پاکستان کی مخالفت کی آڑ میں اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے آ رہے ہیں۔ حالانکہ اس پردۂ زنگاری میں سر ظفر اللہ کے نمک خواروں اور جسٹس منیر کے حاشیہ برداروں کا ہاتھ ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور پاکستان میں اس قضیہ پر کافی بحث کی گئی ہے۔ فاضل اور نوعمر مصنف کی یہ کاوش قابل داد و باعث تحسین و آفرین ہے کہ اس نے اہم موضوع پر قلم اٹھا کر سوانح شاہ جی میں اہم اضافہ کے ساتھ ساتھ ایک شخصیت کے رخ سے گرد و غبار صاف کرنے کی کامیاب سعی کی۔ (ع۔ا۔ف)